ضبط و ترتیب ادارہ الحق اور وفاقی کونسل سیکرٹریٹ اسلام آباد

مجلس شوریٰ پاکستان

اسلامی نظام کے نفاذ کے بارہ میں تحریک التوا اور قرارداد

گیارہ جنوری کو مجلس شوریٰ کا افتتاحی اجلاس ہوا جو حلف وفاداری اٹھانے اور صدر محترم کے خطاب پر مشتمل تھا۔ بارہ اور تیرہ جنوری کو مجلس شوریٰ کا خارجہ پالیسی پر بحث کرنے پر گذرا۔ یہ اجلاس بند کمرے میں تھا۔ اسمبلی کا کھلا اور عمومی اجلاس در حقیقت ۱۴ جنوری کو شروع ہوا۔ جن میں ممبران کو غیر سرکاری کام پیش کرنے کا جو آغاز ہی میں موقع ملنا تھا تلاوت کلام پاک کے فوراً بعد چیئرمین مجلس خواجہ محمد صفدر نے تحاریک التوا کے سلسلہ میں کام کا آغاز کیا اور اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم کہ پہلی ہی تحریک مولانا سمیع الحق صاحب کی تھی اور وہ بھی نفاذ اسلام کے سلسلہ میں۔ اس طرح اس تاریخی اہمیت کے حامل مجلس شوریٰ کی کارروائی کا آغاز ہی نفاذ اسلام سے متعلق کام سے ہوا۔ مولانا سمیع الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے یہ موقع دیا ــــ مولانا سمیع الحق صاحب نے چیئرمین صاحب کی اجازت تحریک پیش کی۔

__تحریک__ ــــ میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ وفاقی کونسل کا حالیہ اجلاس قومی و ملی اہمیت کے حامل نہایت اہم معاملہ پر غور کرنے کے لئے ملتوی کیا جائے۔

"موجودہ حکومت کا روز اول سے اہم ترین مقصد اس ملک میں اسلامی نظام کا مکمل نفاذ اور پورے اسلامی معاشرہ کو اسلامی خطوط پر ڈھالنا ہے۔ مگر اس سلسلہ میں کئے گئے اقدامات کے خاطر خواہ نتائج ظاہر نہیں ہوئے اور اس مقصد کی طرف پیش رفت سست ہے۔ جس سے ملک کے عام مسلمانوں کو تشویش ہوتی ہے اور ملک دشمن عناصر غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

وفاقی کونسل کے اراکین اس معاملہ کو زیر بحث لا کر اس راہ میں حائل رکاوٹوں اور منفی عوامل کی نشاندہی کریں اور یہ کہ اسلامی نظام کی طرف جلد از جلد پہنچانے والی تجاویز بھی سامنے لائیں۔"

اس کے بعد کچھ دیر حسب ضوابط محرک مولانا سمیع الحق نے اور کئی اراکین نے تحریک کے حق میں اور چند اراکین نے اس کے خلاف ضابطہ ہونے کے سلسلہ میں بحث کا سلسلہ جاری رہا جس کی کچھ جھلک اسمبلی کی رپورٹنگ (سی۔یو۔۳۰۔۴۳۔ڈی۔۱۰۔۲۰۱۰) کے مطابق درج ذیل ہے۔

مولانا سمیع الحق: میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمام شرائط پر پوری ہے۔ عوامی اہمیت کے تمام ضروری مسائل دفعہ

کے شق الف میں ذکر ہیں۔ شق ب میں ہے کہ بلحاظ نفس مضمون ایک قطعی مسئلہ سے متعلق ہو گی۔ شق ج پر حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے کے معاملہ کا ذکر ہے۔ تو اس ضابطہ کار کے تحت یہ اہم ترین مسئلہ ہے جو عوامی اہمیت کا حامل ہے اور جو حکومت وقت کا سب سے بڑا ہدف ہے۔ کہ یہاں مکمل اسلامی نظام کا نفاذ کیا جاسکے۔ اور ساری دنیا کی نظریں اس مجلس شوریٰ پر لگی ہوئی ہیں۔ کہ یہ مجلس ان اقدامات کا جائزہ لے گی۔ جو اس حکومت کا مقصد ہے۔ اور یہ کہ وہ کونسی طاقتیں اور رکاوٹیں ہیں جو ان اقدامات کے سامنے حائل ہیں۔

جام میر غلام قادر خان آف لسبیلہ:۔ ہمارے محترم مولانا نے جو تحریک پیش کی ہے وہ ضابطہ اور روایت کے مطابق نہیں۔ کیونکہ اس وقت ایوان۔

مولانا سمیع الحق:۔ جناب چیئرمین یہ معاملہ اتنا قطعی اور واضح ہے کہ اس کو یہ سارا ایوان بہت اہم اور ضروری سمجھتا ہے۔ یہاں مقصد تنقید اور مخالفت نہیں ہے۔ صرف مفید تجاویز کا سامنے لانا ہے۔ جو متفقہ عوامل ہوں جیسا کہ ایک سال قبل جناب صدر پاکستان نے ایک کنونشن بلایا تھا اور ایسے ہی موضوعات سامنے رکھے تھے۔

جناب چیئرمین:۔ بار بار اس بات کو دہرانے کی ضرورت نہیں جام صاحب

جام غلام قادر آف لسبیلہ:۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء ان بنیادی مقاصد کے مطابق نہیں جس مقصد کے لئے مجلس شوریٰ کا قیام ہوا ہے حکومت چاہتی ہے کہ اس ایوان کے مشوروں سے مستفید ہو۔ لہٰذا میں اپنے معزز رکن سے درخواست کرتا ہوں کہ قواعد و ضوابط کو دیکھتے ہوئے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے جب سے پاکستان وجود عمل میں آیا ہے ابھی تک اس ملک میں صحیح طور پر اسلامی نظام نافذ نہیں ہوا ہے۔ یہ موجودہ حکومت کا سب سے عظیم کارنامہ ہے کہ یہ مجلس ایسی سامنے آئی ہے کہ وہ اس سلسلہ میں مشورے دے سکے اور جلد از جلد اسلامی نظام نافذ ہو سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک التواء آؤٹ آف آرڈر ہے (مداخلت)

مفتی محمد ادریس:۔ مولانا نے جو تحریک پیش کی ہے نفس مضمون سے کسی کو اختلاف نہیں اسلام کے بارہ میں میرے معزز رکن نے فرمایا کہ پاکستان کا مقصد ہی بنیادی طور پر اسلام ہے۔ اس کی طرف کوشش جاری ہے۔ اب ایک زینہ پہل کی گئی ہے۔ مگر مجبوری یہ ہے کہ مسائل ہیں ملک میں اسلام لانے کا عمل بتدریج ہوتا ہے یہ آسمان سے تو نہیں اترتا۔ ہماری چیخ و پکار قیام پاکستان سے چلی آ رہی ہے کہ اسلام جلدی آئے اس لئے یہ تحریک التواء آؤٹ آف آرڈر ہے۔

مولانا قاضی عبداللطیف صاحب:۔ جناب والا۔ جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا کہ یہ مسئلہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس تحریک التواء سے مولانا کا مقصد اس مسئلہ کی اہمیت دلانا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ تمام دنیا اور تمام پاکستانی سراپا پریشان ہیں۔ اسی لئے مجلس شوریٰ کی ابتداء ہوئی ہے۔ صدر مملکت نے اس کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ اس کے اندر فوری اہمیت کے مسائل ترجیحی طور پر ہوں گے۔ پہلے پیش کئے جائیں گے۔ تمام اخباروں میں یہ باتیں آئی ہیں۔ اور سب جانتے ہیں کہ اسلام کے

نفاذ میں کیوں سستی ہو رہی ہے ۔ اس لئے میری رائے ہے کہ اس تحریک پر سب سے پہلے بحث ہونی چاہیئے تاکہ لوگوں کو اس کے متعلق اطمینان ہو ۔

جناب چیئرمین :۔ اور کوئی صاحب ۔

حاجی سیف اللہ صاحب رحیم یار خان ۔ جناب والا ۔ ایک چیز کنڈیشن دیکھیں اس میں یہ منطق نہیں آتی ۔ کلاز ... دیکھیں ، یہ تو سب کو اتفاق رہا ہے کہ اسلامی نظام جلد نافذ کیا جائے لیکن اس کی لیجسلیشن میں ... چاہیئے جلد کیسے ہو پروسیجر کیا ہے ؟

رائے منصب علی خان ۔ تحریک قواعد کے مطابق نہیں ہے یہ معاملہ ایسا نہیں کہ فوری طور پر تمام اسلامی قوانین کو نافذ کر دیا جائے ۔ اس میں بہت سی باتیں بہت اہم ہیں ۔ ایوان میں غور و خوض کے بعد یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے اس میں بعض ایسے ہیں جن کو ... لینا ضروری ہے ۔

ایک معزز رکن :۔ تشکیل شوریٰ کا فوری طور پر عمومی تاثر ورد عمل یہ ہے کہ مجلس شوریٰ اسلامی نظام کے سلسلہ میں پہلے اجلاس میں کیا اقدام کرتی ہے ۔

سید حسن صاحب کراچی ۔ اس تحریک پر آپ خود رولنگ دیں ۔

حاجی سیف اللہ ۔ یہ تحریک کا نہیں قرارداد کا مفہوم ہے ۔ فاضل ممبر اسے لائیں تو سب ہاؤس اتفاق کرے گا ۔

جناب چیئرمین ۔ مجھے مولانا سمیع الحق صاحب کے جذبات و احساسات کا بڑا پاس ہے جس کی بنیاد پر تحریک التواء پیش کی گئی ہے ۔ وہ اسلامی نفاذ کا اجرا فوری چاہتے ہیں ہمیں اس کی قدر ہے مگر تحریک کے ذریعے محرک کے حصول مقصد میں ... مدد نہیں ہو سکتا اس کے لئے بہت سے قوانین مرتب کرنے پڑیں گے ۔ اس کے لئے اگر مولانا چاہیں تو اس مسئلہ پر قرارداد پیش کر سکتے ہیں جیسے ۲۰۰ کے تحت زیر غور لایا جا سکتا ہے اس لئے یہ خلاف ضابطہ ہے ۔

اس کے بعد مولانا سمیع الحق نے دوبارہ کچھ کہنے کی سعی کی ۔ مگر جناب چیئرمین نے یہ کہہ کر روک دیا کہ اب تحریک التواء کا فیصلہ ہو چکا ہے ۔ مزید بحث کی اجازت نہیں ۔

گو کہ معزز چیئرمین اور ایوان کے بعض ارکان نے تحریک کی مخالفت میں رائے دی اور یہ رائے کسی بدنیتی یا اسلام کے بارہ میں معاندانہ رویہ پر مبنی ہرگز نہ تھی اور قواعد و ضوابط کی بنا پر بے ضابطہ ہونے کا فیصلہ کیا گیا ۔ مگر دوسرے دن اخبارات ، ریڈیو ، ٹی وی کے ذریعہ یہ خبر پورے ملک کے لئے تشویش کا ذریعہ بن گئی ۔ خود ایوان کے ارکان ، وزراء اور صدر محترم تک نے اس ... کو حکمت کے خلاف سمجھا ۔ مگر قدرت کی طرف سے یہ ایک غیبی انتظام تھا کہ اس اہم اور اصل مسئلہ پر تحریک التواء کی صورت میں بحث کی گنجائش نکل بھی آتی تو دو ایک گھنٹہ سے زیادہ نہ ہوتی ۔ جب جناب چیئرمین نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے کر اس پر ایک مکمل دن طویل بحث کا موقع فراہم کر دیا ۔ اور پہلے اجلاس شوریٰ کے ایام ۸ ارجنوری کا پورا دن اضافہ کر کے اس پر اظہار خیال کرنے ...

کا موقعہ ملا اور اجلاس کے آغاز اور اس کا اختتام بھی ۱۸ جنوری کی شب نو بجے مولانا کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ اور آغاز کی طرح انجام بھی مجلس شوریٰ کے لئے نیک فال اور باعث برکت بنا۔ اور ملک کی پارلیمانی تاریخ میں اسلام کے بارہ میں پہلی قرارداد تھی جسے پورے ہاؤس نے سو فیصدی اتفاق رائے اور گرمجوشی سے پاس کیا جو ان شاء اللہ قرارداد مقاصد اور ۲۲ متفقہ نکات کی طرح نفاذ اسلام کے سلسلہ میں سنگ میل ثابت ہوگا۔

اسی دن یعنی ۱۴ جنوری ½۱ بجے دن کو اجلاس کا وقفہ ہوا۔ دوسری نشست شام چار بجے شروع ہونی تھی۔ مولانا سمیع الحق نے اس وقفہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نہایت عجلت سے قرارداد مرتب کر کے ½۳ بجے جناب چیئرمین کو چیمبر میں جا کر پیش کر دی۔ چنانچہ شام کی نشست میں چیئرمین نے ایوان کو اطلاع دی۔ کہ مولانا کی قرارداد میرے پاس پہنچ گئی ہے اور میں نے اسے منظور کر لیا ہے۔ طریق کار کے مطابق اس پر ایوان میں بحث ہو جائے گی۔ چنانچہ دوسرے دن تحریک التوا کے استرداد کے ساتھ متبادل قرارداد کی جب آ جانے سے صورت حال متوازن ہو گئی اور مخالفین کے ہاتھ جو غلط سیاسی حربہ آسکتا تھا اس کی تلافی بھی کچھ ہو گئی۔

قرارداد

۱۸ جنوری کو ساڑھے دس بجے چیئرمین کی اجازت پر مولانا سمیع الحق نے اپنی قرارداد پیش کی۔ اور اس کی تشریح پر مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب چیئرمین نے اس پر اسمبلی کو عام بحث کی اجازت دی۔ دن بھر کی تین نشستوں میں اس پر مقررین نے اظہار خیال کیا۔ کچھ حضرات نے لفظی اور کمی بیشی پر مبنی ترمیمات بھی پیش کیں جو قرارداد کی اصل روح کے خلاف نہ تھیں۔ مگر شام کے بعد جناب چیئرمین صاحب کے مشورے پر محرک قرارداد اور ترمیم کنندہ حضرات کو باہمی مشورہ کا موقع دیا گیا۔ چنانچہ اصل قرارداد میں محض ایک دو لفظی ترمیمیں اور ایک دو پیروں کا آخر میں اضافہ کیا گیا۔ اکثر ترمیم کنندہ حضرات نے مولانا کے کہنے پر اپنی ترامیم پر اصرار نہ کیا۔ مولانا نے بعد از عشاء کی نشست میں لفظی ترامیم اور اضافہ پر مبنی قرارداد طریق کار کی رو سے دوبارہ پیش کی۔ جسے ۹ بجے کے لگ بھگ سارے ایوان نے متفقہ طور پر منظور کیا۔ اس موقع پر ایوان تالیوں سے گونج اٹھا۔ اور موجود ارکان وزراء وغیرہ سب نے اجلاس کے بعد مولانا کو مبارکباد دینے ہر طرف سے گھیرے میں لے لیا۔

الحمدللہ کہ اس طرح مولانا سمیع الحق صاحب کا وہ مقصد پورا ہو گیا کہ اس قرارداد کی شکل میں ابتداء ہی میں پورے ایوان کے دینی جذبات واحساسات اور خیالات کا سمت معلوم کیا جا سکے۔ اور پھر انہیں ان کی منظوری کی شکل میں ایک طرح اس معاہدہ اور عہد و میثاق کا پابند بنایا جا سکے۔ اور وہ آگے ہر موڑ اور مرحلہ پر اسلامی نظام کی طرف پیش رفت اور نفاذ ہی کو ملحوظ رکھیں ۔ اور اس قرارداد سے انحراف نہ کر سکیں۔ نیز اس قرارداد سے ان طاقتوں اور عوامل کی حوصلہ شکنی بھی ہو جائے جو اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اور اس کے اجراء کے عمل کو تیز کرنے کے روادار نہیں ہوتے۔ اور اس معاملہ میں انہیں اندازہ ہو سکے گا کہ پورا ایوان اسلامی نظام کے سلسلہ میں صدر پاکستان کی پشت

پر موجود ہے۔ قرارداد پر دسیوں ارکان نے بحث میں حصہ لیا جس کی رپورٹنگ ملک بھر کے اخبارات میں آچکی ہے (ملاحظہ ہوں ۱۰ر جنوری ۱۹۸۲ء کے اخبارات)

تحریک جو مولانا سمیع الحق کی جانب سے پیش کی گئی

"میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ قواعد ضابطہ کار و انصرام کارروائی قومی اسمبلی ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۲۶۲ کے تحت مذکورہ قواعد کے قاعدہ ۱۲۵ کی مقتضیات کو نظام عدل، نظام تعلیم، معیشت وغیرہ کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے سے متعلق قرارداد کے بارے میں معطل کیا جائے۔"

جناب چیئرمین کے ضابطہ کی کارروائی کے بعد حسب ذیل قرارداد مولانا نے پیش کی۔

محرک قرارداد:۔ مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹک۔ رکن وفاقی کونسل

قرارداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

مجلس شوریٰ کا حالیہ اہم اور پہلا اجلاس اس حقیقت کی توثیق کرتا ہے کہ پاکستان کے قیام کا بنیادی مقصد اور اس کے وجود میں آنے کی وجہ جواز یہ تھی کہ ایسی اسلامی مملکت کا قیام عمل میں آئے جہاں مسلمان اسلام کے احکام کے مطابق اپنے ہر شعبہ زندگی کو استوار کریں جس کے بغیر یہ ملک اور معاشرہ حقیقی فلاح وبہبود امن واستحکام سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ ایوان اس بات پر افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ پچھلے تیس برس پاکستان کے اس بنیادی مقصد کی طرف نہ یہ کہ کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی جس کا اثر عملی زندگی میں ظاہر ہو۔ بلکہ زندگی کے بہت سے شعبوں میں ملک اس بنیادی مقصد سے دور ہٹتا چلا گیا۔ ایوان موجودہ حکومت کے اس اقرار واعتراف اور بار بار یقین دہانی کو بہ نظر استحسان دیکھتا ہے کہ اس کی ترجیحات کی فہرست میں نظام اسلام کا قیام سب سے اولین اہمیت کا حامل ہے موجودہ حکومت نے جس وضاحت اور تکرار کے ساتھ اس سمت میں اپنے عزم محکم کا اعلان کیا ہے اور اس کی طرف کچھ عملی اقدام بھی کئے ہیں ایوان ان کو قابل قدر سمجھتا ہے لیکن ساتھ ہی ایوان اس بات پر زور دیتا ہے کہ اس اہم مقصد کی طرف عملی پیش قدمی کی رفتار مزید تیز کر دی جائے۔ اور جو عملی اقدامات کئے گئے ان کے مؤثر اور کامیاب ہونے کے لئے جو فضا پیدا کرنی ضروری ہے اس کی طرف کماحقہٗ توجہ دی جائے۔ ایوان یہ محسوس کرتا ہے کہ اس صورت حال کا ازالہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اسلامی نظام کے قیام کے سلسلہ میں جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ متفرق نوعیت کے بجائے مربوط اور منظم ہوں۔ لہٰذا ایوان حکومت پر زور دیتا ہے کہ وہ قانون، عدالتی نظام، تعلیم، معیشت، ذرائع ابلاغ، اصلاح معاشرہ، انتظامیہ کے سلسلہ میں اسلامی اصلاحات کو

اس طرح تیز اور منظم اور موثر بنائے کہ تمام شعبوں میں اصلاحات ایک دوسرے کے مددگار ہو سکیں۔ مجلس شوریٰ اپنے ایمان و یقین پر مبنی اس جذبے کا اظہار کرتی ہے کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے اپنی بہترین صلاحیت بروئے کار لائے گی۔ اور زیر بحث لانے والے تمام داخلی اور خارجی امور و مسائل میں انہی جذبات اور اصولوں کو ملحوظ رکھے گی جن کا اظہار صدر مملکت جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اسلامی نظام و قوانین کے سلسلہ میں پہلے دن سے کرتے چلے آئے ہیں مجلس شوریٰ اس سلسلہ میں اپنے بہترین مشوروں، تجاویز اور مکمل تعاون سے دریغ نہیں کرے گی اور اس کام کو ارکان مجلس سب سے اہم اولین اور مقدس فریضہ سمجھیں گے۔

"مجلس شوریٰ ارباب اقتدار کے ساتھ ساتھ علماء، مفکرین، دانشوروں اور عوام کے مختلف طبقات سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس ضمن میں اپنا موثر اور بھرپور کردار ادا کریں۔ اور قوانین کو اسلامی نظام کے مطابق ڈھالنے اور معاشرہ میں اسلامی رجحانات کو بیدار کرنے کے لئے مکمل تعاون کریں"۔

یہ ایوان اس قرارداد کو فعال اور عملی بنانے کے سلسلے میں صدر مجلس کو اختیار دیتا ہے کہ وہ فوری طور پر اس ایوان کے ممبران میں سے علمائے دین اور ماہرین قانون پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دیں، جو اسلامی نظریاتی کونسل اور پاکستان کمیشن کی سفارشات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنی تجاویز اس ایوان کے سامنے جلد از جلد پیش کرے۔ تاکہ یہ ایوان صدر پاکستان کو اپنی ٹھوس تجاویز اور مشورے اس قرارداد کے سلسلے میں پیش کرے۔

جناب چیئرمین۔ تحریک کے الفاظ انگریزی میں دہرا دئے پھر اجازت طلب کی۔

معزز اراکین۔ اجازت ہے

جناب چیئرمین۔ پڑھئے قبلہ

مولانا سمیع الحق۔ قرارداد پڑھ کر سنائی گئی۔

ایک معزز ممبر۔ میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ تائید کی ضرورت نہیں۔ پہلے مولانا کو تقریر کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یہ ریزولیوشن آپ کے سامنے ہے۔

مولانا سمیع الحق کا ریزولیوشن آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

"اسے" کو دہرایا گیا۔

جناب محمود علی وزیر مملکت۔ جناب چیئرمین میں اہم قرارداد کا خیر مقدم کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے ریزولیوشن جس طریقے سے پیش کیا گیا ہے یہ سب امر ضابطہ کے خلاف ہے۔ اس میں کافی دلائل ہیں۔ مجھے اسلامی نظام نافذ کرنے سے اختلاف نہیں۔ مجھے صرف یہ اختلاف ہے کہ قرارداد میں ہر منسٹری کا ذکر ہے۔ ہر ایک کے لئے علیحدہ

علیحدہ ریزولیوشن آنا چاہیے ۔ میرا یہ مقصد نہیں کہ یہ مسئلہ بحث طلب نہیں ۔ میں اس کا خیر مقدم کرتا ہوں ۔ اگر اسی ریزولیوشن کا صحیح طریقے پر مسودہ تیار کیا جائے تو اس سے کسی کو اختلاف نہیں ۔

ایک معزز ممبر ۔ جناب والا ۔ آپ نے اس پر رولنگ دے دی ہے اس پر بحث کا آغاز کیا جائے ۔

جناب چیئرمین ۔ آپ نے درست فرمایا ہے اور یہاں یہ بھی وضاحت کروں کہ یہ تجویز مولانا سمیع الحق کی جانب سے آئی ہے ۔ اس کو پڑھنے کے لئے میں نے مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں درخواست کی ہے ۔ باقی تحریکیں اگر ہیں تو وہ اپنی تجاویز پیش کریں گے ۔ اگر کسی کی ترامیم کا نوٹس نہ بھی ہوگا تب بھی ان کو ترامیم اس ایوان کے سامنے پیش کرنے کی اجازت دوں گا ۔ اور یہ بھی کہ میں انہیں زیادہ موقع دوں گا مقابلتاً دوسرے دوستوں کے تاکہ محرک اور ترامیم کنندگان اپنے خیالات کا بہتر طریقہ سے اظہار کر سکیں ۔

★ اس کے بعد حافظ محمد تقی صاحب کراچی ۔ جناب ظہور الحسن بھوپالی ۔ جناب قاضی نوروز صاحب ۔ جناب سید دیوان غلام عباس بخاری ۔ حاجی سیف اللہ صاحب ۔ رحیم یار خان ۔ جناب اقبال احمد خان صاحب ۔ جناب شرف فریدی صاحب وغیرہ حضرات نے اپنی ترامیم پیش کیں ۔

جناب چیئرمین ۔ تو یہ تجویز اور دوسری جملہ ترامیم اس ایوان کے سامنے ہیں ۔ اب میں مولانا سمیع الحق صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ تقریر فرمائیں ۔

قرارداد پر مولانا سمیع الحق کی تقریر

قرارداد پر مولانا سمیع الحق محرک قرارداد کی تقریر ۔

مولانا سمیع الحق ۔ جناب چیئرمین میں چاہتا تو یہ تھا کہ یہ قرارداد جو میں نے پیش کی ہے اتنی سادہ ، متوازن ، واضح اور غیر مبہم ہے کہ آپ مجھے ایک منٹ کی تقریر کا بھی موقعہ نہ دیتے تو میں ضرورت محسوس کرتا ۔ اور میری خواہش تھی کہ اس مسئلے پر ترامیم در ترامیم کا سلسلہ ، یہ قانونی موشگافیاں اور یہ چیزیں سامنے آنے کی بجائے اصل قرارداد کی سپرٹ اور اس کی روح کو دیکھا جائے ۔ اس وقت پوری قوم کی نگاہیں اس ایوان پر لگی ہوئی ہیں مخلص دردمند مسلمان ہماری اسمبلی کے قواعد و ضوابط کو نہیں دیکھتے ۔ نہ قانونی موشگافیوں کو سمجھتے ہیں ۔ وہ اس معاملے میں پوری مجلس شوریٰ کے ایمان ، یقین ، جوش ، جذبے اور جذبات کو دیکھنا چاہتے ہیں ۔ اور میں انہی جذبات کو قوم کے سامنے لانا چاہتا تھا کہ مجلس شوریٰ کا ہر رکن اسمبلی قرار دادوں کے معاملے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں پیش پیش ہے ۔ اسی دن (تحریک التوا پیش کرتے ہوئے) بھی میری خواہش تھی کہ تحریک التوا قانونی موشگافیوں کا شکار نہ ہو ۔ اور مختصر الفاظ میں اپنے جذبات کا اظہار کر دیتا ۔ اور اس کے اچھے اثرات پڑتے ۔ کاش اسے مسترد نہ کیا جاتا ۔ کیونکہ پورے ملک میں اس کے برے اثرات پڑ سکتے ہیں کچھ غلط فہمیوں کی وجہ سے اور کچھ معاندین کی شرارتوں کی وجہ سے ، اس مسئلے کو اچھال رہے ہیں ۔ آج اگر اس قرارداد

بھی پوسٹ مارٹم اور اپریشن در اپریشن کا سلسلہ چل پڑا اور اس کو کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا تو اس سے پوری دنیا اس مجلس شوریٰ کی سمت کا اندازہ لگائے گی۔ اب تک اتنی ترامیم آچکی ہیں کہ میں نے اپنی قرارداد کو دیکھا ہے تو اس میں صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم باقی رہ جاتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ بسم اللہ اور الحمد کے متعلق کوئی ترمیم نہیں آئی۔ اس قرارداد میں کوئی سیاسی مقاصد مخالفت برائے مخالفت اور ایسے مسائل نہیں تھے۔ اس میں صرف ایوان کی طرف سے اس اہمیت کا اظہار کرانا مقصود تھا اور اس وقت تک جو اصلاحات کی گئی ہیں ان کا بھی ذکر ہے اور جو پیش رفت اس سلسلہ میں ہوئی ہے اسے بھی خراج تحسین پیش کیا گیا ہے۔ صدر پاکستان جو جذبات رکھتے ہیں، جو اسلامی اقدامات کرنا چاہتے ہیں مجلس شوریٰ کے اراکین ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں گے۔

<u>جناب چیئرمین</u>۔ میں آپ کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ کم از کم میرا تاثر تھا کہ آپ ایسے اقدامات اپنی تقریر کے دوران تجویز فرمائیں گے۔ کہ جن پر عمل کرنے سے نفاذ اسلام کا عمل تیز تر ہو۔ میں آپ ہی سے نہیں بلکہ تمام معزز اراکین سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ مثبت تجاویز دیں گے۔ آپ اپنی تقریر کے وقت کو اس طرح ضائع نہ کریں۔ ترمیم پیش کرنا ہر رکن کا حق ہے کسی معزز رکن نے کہا ہے کہ یہ الفاظ اس طرح ہونے چاہئیں اور کسی نے کہا ہے اس طرح ہونے چاہئیں۔ لیکن اس کا مقصد یہ نہیں ہے جو آپ نے سمجھا ہے۔ میں نے آپ کو پندرہ منٹ دئے ہیں۔ آپ مثبت تجاویز پیش کریں۔

<u>مولانا سمیع الحق</u>۔ جناب والا! میں نے یہ عرض کرنا ہے کہ اس حکومت نے عملاً اسلام کی طرف پیش رفت کا سلسلہ ضرور کیا۔ اسلام کا نام جس شد و مد سے لیا گیا اور اس کی وجہ سے ۱۹۷۷ء میں عوام نے جس جوش و خروش اور جس گرمجوشی سے اس حکومت کا خیر مقدم کیا۔ اس کی تاریخ میں مثال نہیں مل سکتی جب کہ فوجی حکومتوں کو اور عسکری حکومتوں کو عموماً پسند نہیں کیا جاتا۔ اس استقبال اور خیر مقدم کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ قوم سمجھ گئی تھی کہ قیام پاکستان کے اصل مقصد کی طرف اب توجہ دی گئی ہے۔ پھر یہ شوق اور ذوق انتظار میں تبدیل ہوا۔ اور پھر انتظار رفتہ رفتہ بے چینی اور مایوسی کی شکل اختیار کر گیا۔ ایک طرف یہ اسلامی نظام کا نعرہ اگر بہت قابل تحسین اور اسلام کا عین تقاضا تھا تو دوسری طرف اس طرح ہم نے اسلام کو ایک نازک ترین اور بہت نازک پوزیشن پر کھڑا کر دیا ہے۔ اسلام کے بارے میں صدیوں سے ایک تصور ہے کہ انشاء اللہ وہ جلد آئے گا اور جب بھی آئے گا تو سارے آلام و مصائب ختم ہو جائیں گے۔ عدل و انصاف کی فراوانی ہوگی۔ اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔ اب جب عوام دیکھیں گے کہ چار سال سے جب کہ ہم تو کہیں گے کہ اسلامی نظام نافذ ہو چکا ہے۔ اور وہ عملاً دیکھیں گے کہ بھوکے اب بھی موجود ہیں۔ بیمار اب بھی علاج کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ ظالم کے اب بھی ہاتھ نہیں کاٹے جاتے اور وہ برکات و ثمرات عوام کے سامنے نہیں آئیں جو وہ دیکھنا چاہتے تو اس کے نتیجہ میں جو ایک رومانٹک تصور ہے اور ایک حسین خواب اسلام کے بارہ میں ہے جب وہ شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا تو اسلام ہی سے لوگ برگشتہ ہو جائیں گے اسلام سے وابستگی ختم ہوگی آئندہ کوئی اسلام کا نام نہ لے سکے گا اور نئی نسل اس سرخ سیلاب اور طوفان کی لپیٹ میں آجائے گی جو ہماری سرحدات پر پہنچ چکی ہے۔

جناب والا ——————— جب ہم اسلامی انقلاب کا نام لیتے ہیں تو اس کے لئے انقلابی اقدامات کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ دنیا میں کوئی انقلاب انقلابی اقدامات کے بغیر نہیں آیا۔ پرانی عمارتوں کو گرا کر نئی عمارتیں بنانی پڑتی ہیں۔ اس کے لئے توڑ پھوڑ بھی ہوتی ہے۔ ہم تدریج کا لفظ سنتے سنتے تھک گئے ہیں۔ ۴۴ سال سے ہم تدریج تدریج کا لفظ سن رہے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ اسلام تدریجاً آیا ہے۔ لیکن تدریج کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ اب اللہ تو کہتا ہے فاستبقوا الخیرات نیکیوں کی طرف سبقت کرو اور ارشاد ہے یسارعون فی الخیرات نیک کاموں میں اور بھلائی کے کاموں میں سرعت اور سبقت کرو۔ تو تدریج اور تیسیر یہ سب چیزیں حکمت عملی کا تقاضا ضرور ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو اقدامات کئے گئے ہیں، وہ جو ادھورے ہیں ان کو مؤثر قرار دینے کی تدابیر سامنے لائی جائیں۔ مثلاً بعض لوگ کہتے ہیں کہ فضا سازگار نہیں بنائی جاتی۔ اسلامی انقلاب کے لئے فضا کی تیاری بہت ضروری ہے۔ جو چیزیں اس کی راہ میں رکاوٹ ہیں ان کو ختم کرایا جاتے۔ اسلامی انقلاب کے لئے قوانین پولیس اور فوج کے ساتھ ساتھ اندرونی انقلاب کی بھی ضرورت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے معاشرے میں یہ انقلاب الٰہی قوانین کے ذریعے برپا کیا۔ وہ لوگ تہذیب و تمدن سے بھی دور تھے۔ جرائم میں مبتلا تھے۔ لیکن فضا ایسی سازگار کرائی گئی اور قلوب میں خوفِ خدا، تقویٰ، دیانت اور ان چیزوں کو اتنا رچایا بسایا گیا کہ جب اندر سے خدا کے خوف و تقویٰ کی فضا پیدا ہوئی تو ایک اعلان کے ساتھ ہی شرابیوں نے شراب ہاتھ سے پھینک دیا۔ ایک اعلان سے مدینہ منورہ کی گلیاں نالیاں شراب سے بھر گئیں۔ برتن توڑ دئے گئے۔ پھر زنا کی ممانعت کا حکم آیا اور آپ تاریخ میں پڑھتے ہیں کہ ایک مرد آتا ہے اور خود اعتراف کرتا ہے اور ایک عورت آتی ہے اور خود اعتراف کرتی ہے کہ مجھ سے بشری کمزوری کی وجہ سے یہ جرم سرزد ہوا۔ وہاں پولیس اور فوج ان کو مجبور نہیں کر رہی تھی۔ حجاب اور پردہ کی آیت نازل ہوتی ہے تو آیت سنتے ہی جو خاتون راستے میں جا رہی تھی جہاں تھی وہاں بیٹھ گئی اور دیوار کے ساتھ چمٹ کر بیٹھ گئی کہ اب اس آیت کے بعد مجھے دو قدم آگے چلنے کا بھی بغیر حجاب کے حق نہیں ہے۔ اب اور دل سے اس انقلاب کا موازنہ کیا جاتے تو ہمارے سامنے انقلاب امریکہ کا ہے جس نے غالباً ۱۹۳۶ء میں تحریم خمر کا قانون نافذ کر دیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا؟ پورے امریکہ میں شراب کی اتنی بہتات ہوگئی کہ سینکڑوں کی بجائے ہزاروں بھٹیاں اور کارخانے خفیہ قائم ہوگئے یہاں تک کہ سائیکل پہ جاتے ہوئے لوگ ٹائر اور ٹیوب میں شراب بھر کر لے جاتے تھے اور کسی کو خبر نہیں ہوتی تھی۔ آخر امریکہ مجبور ہوگیا کہ اس قانون سے تو پورے ملک میں قانون شکنی کی فضا پیدا ہوگئی۔ اور یہ قانون واپس لے لیا گیا۔ تو جب تک اندر سے اصلاح نہ ہوگی۔ اثرات ظاہر نہ ہوں گے۔ مشہور مورخ اور سکالر ٹوائن بی نے اعتراف کیا کہ تحریم خمر اسلام کا شاندار کارنامہ ہے۔

الغرض جب تک ہم اندرونی انقلاب کے لئے فضا نہیں بنائیں گے ذرائع ابلاغ کو مؤثر نہیں بنائیں گے۔

تعلیم کو مؤثر نہیں بنائیں گے اور تمام وہ ذرائع جو تعلیم اور تبلیغ کے ہیں ان کو ان خطوط پر نہیں چلائیں گے تو اس کے بغیر کچھ سرسری اقدامات سے معاشرے میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی آپ محسوس نہیں کر سکیں گے۔ ۴۳ سال سے ہم پر جو نظام تعلیم مسلط ہے اور وہی ہماری بنیادی خرابیوں کا سرچشمہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کے دو منٹ رہ گئے ہیں۔

مولانا سمیع الحق۔ پاکستان قائم ہوتے ہی ہم نے سارے نظام تعلیم کو اسلامی خطوط پر استوار کرنا تھا۔ اور ایک دو پیریڈ اسلامیات رکھنے سے بات نہیں چلتی۔ بلکہ اقتصادیات، سیاسیات، معاشیات، ریاضی اور سائنس وغیرہ جو بھی علوم تھے ان کو اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے

جناب چیئرمین۔ مولانا تقریر چھوڑ کر اگر کچھ تجاویز اور اصلاحی اقدامات آپ کے پاس ہیں تو پیش کر دیجئے۔

مولانا سمیع الحق۔ میں اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور اب جو مخصوص نکات میرے ذہن میں ہیں، میں ایوان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

معزز ممبر۔

معزز ممبران۔ آواز نہیں آرہی۔

میاں محمود علی (وزیر مملکت) جناب چیئرمین، میں رول نمبر ۲۳۱ کے مطابق میں موو آف دی ریزولیوشن کی توجہ مبذول کراؤں گا کہ وہ ۳۰ منٹ بول سکتے ہیں۔

معزز ممبران۔ آواز نہیں آرہی۔

جناب چیئرمین مجھے اس بات کا احساس ہے کہ لوگوں کو زیادہ وقت نہیں دیا جا سکتا لیکن میں یہ بات واضح کر دوں کہ پہلے تو میں نے پرسوں وہ اختیارات بھی استعمال کر دئیے جو میرے پاس نہیں تھے۔ اور ایک دن بڑھا دیا تھا۔ لیکن آج میرے پاس وہ اختیارات نہیں ہیں کیونکہ .... Prorogation Order Sing ہو کر آ گئے ہیں۔ اور آج شام اس اجلاس کو غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کرنا ہو گا۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے آپ کو وقت لینا چاہیئے۔

مولانا سمیع الحق۔ جناب چیئرمین میں اپنی تقریر کو مختصر کر کے اپنے جو چودہ نکات ہیں ان کو پیش کرتا ہوں کیونکہ ان کی تشریح کا وقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ مولانا اگر وہ چودہ نکات جو ہیں اگر ان کو پہلے ہی شروع کر دیتے تو بہتر ہوتا۔

مولانا سمیع الحق۔ میرے یہ چودہ نکات ایک بنیادی لائحہ عمل ہے۔ پیش کر رہا ہوں۔

چودہ نکاتی لائحہ عمل مولانا سمیع الحق نے قرارداد کی تشریح پر تقریر کرتے ہوئے چودہ نکاتی لائحہ عمل پیش کیا۔

۱۔ ملک کا نظامِ تعلیم انقلابی انداز میں تبدیل کیا جائے۔

۲۔ خواتین کے لئے علیحدہ یونیورسٹیاں۔ مخلوط تعلیم کا خاتمہ مخلص دینی درد رکھنے والے افراد پر مشتمل

۳۔ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ پرجوش انقلابی فضا تیار کی جائے اور نگران کمیٹی فالواپ کمیٹی قائم ہو۔

۴۔ عدالتوں کا پیچیدہ طریق کار ختم کرکے انصاف کا حصول آسان بنایا جائے۔

۵۔ سرکاری حکام اور عوام سادہ طرزِ معیشت و معاشرت اختیار کریں۔ سرکاری خزانہ سے نمود و نمائش اور تعیش کے اخراجات ختم کرائے جائیں۔

۶۔ رشوت ستانی کا کلی انسداد اور ایسے قوانین کا نفاذ کہ اس کی سزا عبرت بن سکے۔

۷۔ نماز کو لازمی اور نظام الاوقات کا لازمی جزو بنایا جائے۔ اور ترک صلوٰۃ قابلِ تعزیر جرم ہو۔

۸۔ سرکاری ملازمین کی کارکردگی اور ترقی کی رپورٹوں میں سیرت و کردار اور اسلام سے وابستگی کو خاص طور سے ملحوظ رکھا جائے۔ ایسے افراد کا تعین ہو جو اخلاقاً بلند معیار رکھتے ہوں۔

۹۔ حدود آرڈیننس کے تحت قائم مقدمات کی سماعت کے لئے شرعی عدالتیں ہوں جن میں علمائے دین بھی شامل ہوں۔

۱۰۔ فوجی عدالتیں بھی حدود آرڈیننس کے تحت آنے والے مقدمات کی سزا اسی آرڈیننس کے تحت دیں تاکہ ان قوانین کی حد تک سول اور فوجی عدالتوں کی تفریق ختم کی جاسکے۔ گو وہ پروسیجر اور طریق کار اپنا ہی اختیار کریں۔ اسی طرح تفریق کی وجہ سے ہونے ہونے والی رشوت ستانی بھی ختم ہو جائے گی۔

۱۱۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی جملہ سفارشات کو رپورٹ عامہ کے لئے شائع کیا جائے۔ اور ان پر مؤثر عمل درآمد کیا جائے

۱۲۔ ملک سے سودی نظامِ معیشت کا مکمل خاتمہ۔ اور اسلامی تعلیمات پر مبنی غیر سودی نظام بنکاری نافذ ہو۔

۱۳۔ موجودہ غیر اسلامی قوانین کو بدل کر اسلامی قوانین نافذ کرنے کی رفتار کو تیز کیا جائے۔

۱۴۔ نفاذِ شریعت کے لئے دینی درد سے سرشار مخلص افراد پر مشتمل ایک نگران کمیٹی جو اقدامات اور ان کے نفاذ کی رفتار کا جائزہ لے سکے اور عملی تنفیذ کا جائزہ لیتی رہے اور راہ کی رکاوٹوں کو دور کرے۔

دعوات حق جلد اول دستیاب ہے

ہم نہایت مسرت سے اعلان کرتے ہیں کہ بالآخر حضرۃ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے خطبات و مواعظ افادات و علوم پر مشتمل عظیم الشان ذخیرہ دعوات حق جلد اوّل جو عرصہ سے ناپید تھی اب دوبارہ شائع ہونے کے بعد دستیاب ہے۔ جلد اوّل یا دونوں جلدیں بعجلت طلب فرمادیں ورنہ کئی سالوں تک ممکن ہے انتظار کرنا پڑے۔ قیمت جلد اوّل ۷۵/ روپے، جلد دوم ۴۰/ روپے۔ ملنے کا پتہ: مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور۔